کتاب دوئم :
نئی تخلیق کا سیدھا راستہ

خدا کو علم ہے کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔۔

اور یہی علم شیطان اور جنات کو بھی ہے۔
یہ ایک مردِ خدا پر جدید دور میں
ظاہر ہُوا۔
یہ ایک سچی کہانی ہے۔

دعا کا معجزانہ جواب ملا۔

ایک مردِ خدا ایک صبح اللہ کو پکار رہا تھا
کہ جماعت میں زیادہ لوگ آئیں
وہ اللہ کے حضور سجدہ ریز تھا
اور اونچی آواز میں التجا کر رہا تھا
چھوٹے سے کمرے میں تنہا۔
یہ اکلوتی مسجد تھی
جس میں لوگ دعا کے لئے ملتے تھے
کیونکہ بیدین رہنماؤں کو
اللہ سے زیادہ سیاست سے دلچسپی تھی
جنہوں نے اللہ کی جماعت کو
عوامی اجتماع کی جگہ سے نکال باہر کیا تھا
لیکن تعریف خدائے واحد کی ہو جو دعاؤں کو سنتا ہے
جب ہم اسکو پکارتے ہیں
ہمارے خدا جیسا اور کوئی نہیں
تعریف صرف اسی کی ہو
وہ کسی جگہ پر فرماتا ہے
"انکے پکارنے سے پہلے میں جواب دونگا
اور جب وہ دعا کر ہی رہے ہونگے تو میں سُن لونگا
در حقیقت مردِ خدا کی دعا
اسکی التجا کرنے سے کئی ہفتے پہلے ہی سن لی گئی

خدا دعا کے جواب کے لئے تیار ہو رہا تھا۔

یہ ایک سچی کہانی ہے
ایک جوان مرد اور اسکی بیوی کئی دنوں سے سفر میں تھے
انہیں ایک مردِ خدا کی تلاش تھی
اللہ تعالےٰ نے ایک روحانی سفر کے لئے راہنمائی کی
کیونکہ اللہ کو پہلے سے ہی دعا اور جواب کا علم تھا
جواب اثر پزیر تھی
ہم ان سچائی کے متلاشیوں کو
عائشہ اور احمد کہیں گے۔
جنہوں نے مردِ خدا کے روحانی علم کے بارہ
میں بہت پہلے سے سن رکھا تھا
گرچہ وہ اس سے کبھی نہ ملے تھے
پس وہ حضرت ابراہیم کی طرح نکل کھڑے ہوئے
'جس نے ایمان کی وجہ سے تابعداری کی
جب اسے پکارا گیا کہ وہ ایک نئی جگہ پر جائے
جو اس کو وراثت میں ملنے والی تھی
تو وہ چل نکلا
نہ جانتے ہوئے کہ وہ کدھر جارہا تھا'
حضرت ابراہیم ہی کی طرح یہ مرد اور عورت صحیح راستہ کی
تلاش میں تھے
راستبازی کا راستہ
اور وہ ایسا اس مردِ خدا کی رہنمائی میں

کرنا چاہتے تھے
یہ مرد اور عورت اپنی زندگی اللہ کے حوالے کرنا چاہتے تھے
اور اسکے کلام میں سے زندگی کے راستے کی تلاش میں تھے

جیسا کہ کہا گیا ہے،
"مجھ کو اپنے احکام پر لے چل
کہ اسی میں میری خوشنودی ہے"
تاہم عائشہ اور احمد کو علم نہیں تھا کہ یہ مردِ خدا
کس گاؤں میں رہتا ہے
اور نہ ہی یہ کہ اسکا گھر کس گلی میں ہے
لیکن تعریف صرف خدا کی ہو
کیونکہ کہا گیا ہے،
"تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ
اور میری راہ کے لئے روشنی ہے"

معجزہ رونما ہوتا ہے

اسی رات معجزہ ہونے سے پہلے
احمد اور عائشہ نے ہوٹل میں ایک کمرہ لیا
جو اس جگہ سے کچھ ہی دور تھا
جہاں مردِ خدا رہتا تھا
اسی صبح
جب مردِ خدا
اللہ سے خلوصِ دِل کے ساتھ دعا کر رہا تھا کہ اور لوگوں کو بھیجے
عائشہ اپنے بچے کو لے کر چہل قدمی کے لئے نکلی
اور وہ گلی میں جا رہی تھی
جب وہ چل رہی تھی
تو وہ ایک عمارت کے پاس پہنچی

جہاں مردِ خدا سجدہ ریز تھا
اور خدا کو پکار رہا تھا
(گو کہ عمارت پر کچھ لکھا ہوا نہ تھا

اور نہ ہی کوئی ایسا طریقہ موجود تھا کہ جانا
جا سکتا کہ مردِ خدا اندر تھا)
عائشہ رکی اور ایک گزرتی ہوئی عورت سے دریافت کیا
کہ کیا اسے کسی مسجد کا علم ہے
جہاں اس علاقے میں دعا کی جا سکے
راہ گذر عورت ایک نو مرید نکلی
جس کا تعلق خدا کے لئے ستائے گئے اُس گروہ سے تھا
جو مردِ خدا کی رہائش گاہ پر اکٹھے ہوتے تھے
نہ صرف یہ
بلکہ ان عورتوں کا
رضائے الٰہی سے
مسجد کے سامنے ہی
آمنا سامنا ہُوا
'خداوند سچے آدمی کے قدموں کو قائم کرتا ہے'
یہ کہا جاتا ہے۔
بہت سے اپنی تعلیم میں غلطی کرتے ہیں
وہ نہ تو کلام کو جانتے ہیں اور نہ ہی خدا کی طاقت کو
اور نہ خدا کے پیار کو، جو سمجھ سے بالکل باہر ہے
جو کچھ اللہ پہلے سے جانتا ہے وہی اس کی پہلے سے رضا ہے
'مل ملا کر ان کے لئے بھلائی پیدا کرتے ہیں
جو اللہ سے پیار کرتے ہیں، جو اس کے مقصد کے لئے بلائے گئے ہیں'
وہ مبارک ہیں کیونکہ وہ 'اس کے کلام سے ٹھوکر نہیں کھاتے'
اسی لمحے پھر
جونہی مردِ خدا نے ان الفاظ کے ساتھ
اپنی التجا ختم کی 'اے خدا ہمارے پاس اور لوگ بھیج'
دروازے پر دستک ہُوئی

مردِ خدا کو عائشہ کے بارے میں کوئی علم نہ تھا

'کیا آپ جانتے ہیں میں اور میرا شوہر

کہاں جماعت ڈھونڈھ سکتے ہیں" عائشہ نے پوچھا

'ہاں' مردِ خدا نے حیرانی سے کہا

'الحمدالااللہ' عائشہ نے کہا

'کیونکہ ہم ایک خاص مردِ خدا کی

تلاش میں ہیں'

پھر اس نے اپنا نام بتایا

'کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ میں اُسے کہاں مِل سکتی ہوں ؟

'میں وہی ہوں' مردِ خدا نے جواب دیا۔

'کیا۔۔' عائشہ ششدر رہ گئی

پس مردِ خدا نے دیکھا کہ

اس کی دُعا کا جواب اچانک اور معجزانہ طریقے سے ملا۔

خدا نے عورت کی مردِ خدا تک رہنمائی کی

راہنما جانتا تھا کہ وہ کہاں رہتا ہے

کیونکہ راہنما عالم کُل ہے

اُسی گھڑی جماعت ایک بار پھر بڑھنے لگی،

بے دین لوگوں کی مخالفت کے باوجود۔

اور عائشہ اور اس کے شوہر احمد دونوں نے

سمندر میں اسلامی نئی تخلیق بننے کے لئے

غسلِ موت کی اطاعت کی،

اور اپنے باطن کی صفائی کے لئے اللہ کو پکارا

اور نئی زندگی کے وضو میں داخل ہُوئے

اور اللہ کی لازوال رُوح میں نئے بن جائیں

یہ دس سال پہلے واقع ہُوا

پھر مردِ خدا کسی دوسری جگہ چلا گیا۔

برسوں بعد ایک اور معجزہ ہُوا۔

کیا ایک معجزے کی ضرورت ہے
جو فرق ظاہر کر سکے
ایک سچے مسلمان استاد میں
اور ایک بناوٹی مسلمان استاد میں ؟
کچھ ہی عرصہ پہلے احمد نے مردِ خدا کو
دوسرے شہر سے یہ بتانے کے لئے ٹیلیفون کیا
کہ عائشہ طلاق چاہتی ہے
ان کی ازدواجی زندگی میں کچھ مسائل تھے
اور وہ مدد کے لئے کسی اور آدمی کے پاس گئی تھی
جو کہ ایک دھوکے باز شخص تھا، مگر
ایک اچھے مرشد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا
لیکن حقیقت میں وہ ایک جھوٹا اور بناوٹی مسلمان مرشد تھا
وہ جنتر منتر کی دنیا میں گھومنے والا،
تعویذ دھاگے کرنے والا، افسوں گر،
جنات کا آشنا، طلسمات اور روحوں سے رابطہ رکھنے والا،
خدائی دعویداری کرنے والا، پیری مریدی، قسمت کا حال بتانے والا،
جادوئی الفاظ استعمال کرنے والا اور بری خواہش رکھنے والا تھا۔
کیونکہ کہا گیا ہے۔
"اب تو اُس کی طرف (یعنی خدا کی طرف) رجوع لا
اور صلح رکھ
تب ہی بھلائی تیری طرف آئیگی۔"
لیکن کچھ لوگ جنات اور شیاطین سے زیادہ تعلق رکھنا پسند کرتے ہیں
نہ کہ اللہ کے کلام سے، جیسا کہ کہا گیا ہے
"میرے لوگ تیرے کلام کے علم کے بغیر ہلاک ہو رہے ہیں
کیونکہ انہوں نے تیرے کلام کے علم کو رد کیا۔"

یہ جنات کی مدد حاصل کرنے والا
جس سے عائشہ نے مشورہ کیا
اس نے اُسے چین اور اطمینان کا وعدہ کیا
حتیٰ کہ جسم سے باہر نفسی تجربات کے ذریعے
اس نے اُس کو "روحانی عاملوں" جو "نوری اشکال" میں ظاہر
ہوتے ہیں ان سے براہِ راست رابطہ رکھنے کی پیشکش کی۔
ایسے جعلی رہنما، جیسا کہ یہ شخص بھی تھا،
شیاطین کی مانند ہیں جن سے یہ رابطہ رکھتے ہیں۔
یہ غلیظ مذہبی خوانچہ فروش ہیں جو
اللہ کے خادموں کے بھیس میں نظر آتے ہیں۔
ایسے جعل سازوں سے کچھ بھی غیر متوقع نہیں ہے
اگر، ایسا کہا گیا ہے
"شیطان بھی اپنے آپ نورانی فرشتہ کا ہم شکل بنا لیتا ہے
اور ڈھونڈھتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے"

مردِ خدا عائشہ اور احمد کو شادی کے بارے میں
بادشاہت کی اصطلاحات میں سکھانے کا فیصلہ کرتا ہے۔۔۔

"مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔۔۔۔" (۱۵)
اور بے شک اس کے ہاتھ مبارک ہیں
جس کو بادشاہت کا کُل اختیار دیا گیا ہے
یعنی اللہ کا کلام
تو بھی خدا کی بادشاہت
لفظ میں نہیں
بلکہ طاقت میں ہے

۔۔ مرنے والے انسانوں کے الفاظ میں نہیں
اور نہ ہی فانی دنیاوی طاقت میں
کیا اللہ کے زندہ کلام نے خود اعلان نہ کیا،
'میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں،
اگر میری بادشاہی اس دنیا کی ہوتی
تو میرے خادم جہاد کرتے' (۱۶)
خدا کی بادشاہی کی طاقت اس کے کلام میں ہے
اور اس کا کلام کیا فرماتا ہے ؟

اللہ نے اپنے قوی عمل سے ہمیں اپنی بادشاہت میں لانا چاہا۔

ابتدا ہی سے
انسانیت اللہ اور اس کے کلام کے
سیدھے راستے سے
ہٹ چکی تھی۔
پہلے ہی حکم سے
جو نیک و بد کی پہچان کے
درخت کے نیچے دیا گیا
انسانیت نے اللہ اور اس کے جلال کے خلاف
مشتبہ کام کیا۔
اور اللہ کا جلال کیا ہے
اگر وہ قدرت کا کلام نہیں ہے تو ؟
او اسکی جلالی قدرت کیا ہے
اگر وہ اسکی حضوری کا کلام نہیں ہے ؟
تمہارے نبیوں میں سے ایک نے سچ کہا ہے :

"مسیحا، عیسیٰ، یسوع ابن مریم،
اللہ کا رسول تھا، اور اسکا کلمہ
جسے اس نے مریم پر ٹھہرایا" (۱۷)
لیکن اسکا کلمہ جسے اس نے مریم پر ٹھہرایا
اس کے مُنہ سے
دنیا کی تخلیق پر نکلا۔
کیونکہ ابتدا میں
کلام تھا
اور کلام خدا کے ساتھ تھا
اور کلام خدا تھا۔ (۱۸)
قدرت اور حضوری
اللہ کا ازلی کلام تھا؛
اور ہر شے
کلام سے پیدا ہوئی
اور کلام کے بغیر
کچھ بھی پیدا نہ ہوا۔
تب کلام
ظاہر ہُوا
ایک انسانی شکل میں
جو کہ سچا آدمی ہے
سیدھے راستے پر
جو زندگی کے درخت کی طرف جاتا ہے۔
اور اس کے شاگردوں نے اس کا جلال دیکھا،
جلال جو کہ صرف
اللہ کے ذاتی اور ازلی کلام کا ہے،
وہ فضل اور سچائی سے معمور ہے۔ (۱۹)

کون کافر یہاں مریم کا نام لے گا
""خدا کی تکفیر میں" بہت سے خداؤں میں سے ایک کی طرح؟ (۲۰)
اے عقل کے اندھو
تم سوچتے ہو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ نے شادی کی؟
کیا کفر ہے!
کس کا ایمان ہو سکتا ہے کہ اللہ شادی کرے گا؟
کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم خدا کے کلمہ کو
لغوی معنوں میں اس کا بیٹا مانتے ہیں؟
ہرگز نہیں!
مریم اپنا جسم مستعار دینے والی سے کچھ بھی زیادہ نہ تھی! (۲۱)
کیونکہ اللہ کی نہ کوئی زوج ہے نہ ماں اور نہ کوئی شریک
اور نہ ہی اسے کسی آدمی کی ضرورت تھی
وہ ہونے کے لئے جو وہ ہمیشہ سے ہے۔۔یعنی ایک!
خدا اپنے ازلی کلام اور اپنی ازلی روح کے ساتھ
ابد سے وحدت میں موجود ہے۔
کون کافر اس کے برعکس سوچ سکتا ہے؟
کیا آپ اس قدر ناسمجھ ہو سکتے ہیں
کہ ایسا کہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ازلی کلام
اور اپنی دائمی روح کے بغیر موجود تھا؟
کیا آپ کہیں گے کہ ایک وقت ایسا تھا جب اللہ تعالیٰ بلکل خاموش تھا
اور اپنے زندہ کلام کو ادا کرنے سے قاصر تھا؟
کیا آپ کہیں گے کہ وہ ایک وقت اپنی روح کے بغیر تھا،
اپنی دائمی روح کے بغیر؟

ایسے کافر اپنے تصوراتی خدا کیساتھ جس کی وہ پرستش کرتے ہیں
وہ کچھ کر گزرتے ہیں جو وہ خوابوں میں بھی خود اپنے ساتھ نہ کریں

ــــ مثلاً، اس کے تمام زندہ فرمان اور زندگی کو رد کر کے
اس کو بے زبان اور بے جان ذات چھوڑ دیتے ہیں۔
کاش ایسا ہو کہ یہ خواب دیکھنے والے جاگ جائیں اور ایسے مہمل خیالات
کو ترک کر کے اپنا منہ بند کریں اور اپنی عاقبت سنواریں۔
اسکے بجائے وہ اپنے آپ پر فخر کرے ہیں
کہ ان کے بے زبان اور بے روح خدا کا کوئی "شریک" نہیں ہے۔
جب اللہ تعالیٰ اپنا خیال ظاہر کرتا ہے تو وہ اپنے کلام کے ذریعہ بولتا ہے
کیونکہ اس کا کلام اللہ تعالیٰ کے ذہن کو منکشف کرتا ہے۔
اگر ہم اپنی سوچ کے انداز کو ختم کر دیں
اور اس کے کلام میں زندہ ہو جائیں۔
مردِ خدا نے عائشہ اور احمد پر یہ سب کچھ
ظاہر کیا اور ان کو بتایا کہ وہ کیسے سیکھ سکتے ہیں
کہ وہ اس ذہن کی سوچ سوچیں
جو کہ کلام کے مقدس اوراق میں آشکارہ کیا گیا ہے۔
کیونکہ یہ اسی کی شبیہ ہے جس میں ہمیں خلق کیا گیا ہے
یہ اسی کا جلال ہے جس سے ہم محروم ہو چکے ہیں،
اپنی سوچ میں بے اثر
اور اپنے بے عقل تصورات کے اندھیروں میں گم۔
لیکن اگر اب ہم جنگلی جانوروں کی مانند بن ہی چکے ہیں
(اس جہالت کے باعث جو ہمارے اندر ہے
اور اس اندھے پن کی وجہ جو ہمارے دل میں ہے)،
یہ اس وجہ سے نہیں کہ اس نے ہمیں ایسے بنایا ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانوروں کا ذہن نہیں دیا
بلکہ خود اپنے جیسا دماغ عطا کیا ہے
ایک عقلی اور تخلیقی دماغ
جو اسکی پاکیزگی میں اس کے ساتھ رفاقت کا اہل ہے۔